# نسل انسان، تخلیق کا دوسرا مرحلہ، نطفے کی تخلیق، اہمیت اور حقیقت

اللہ رب العزت نے نفس واحدہ کو تخلیق کیا اور اسی نفس میں سے اس کی زوج، ہم جنس، ہم پلہ، ہمسر، بیوی کو خلق کیا۔ بشر کو مٹی سے تخلیق فرمایا تو وہ مٹی نہیں بلکہ ایک نئی حقیقت تھا اور پھر بشر سے آدم بنا تو ایک جدا حقیقت تھا اور جب اس میں سے اس کی زوج، عورت کو تخلیق کیا تو وہ بشر نہیں بلکہ اپنے آپ میں ایک نئی حقیقت، ایک منفرد وجود ہے۔ ارشاد فرمایا

وَمِنْ ءَايَـٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے سکون پاؤ اور تمہارے (خاوند بیوی کے) درمیان انس اور رحمت رکھ دی ہے۔ اس میں نشانی (سبق، نکتہ) ہے ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں'' (سورۃ الروم۔۲۱)۔

انسان کی تخلیق کا عمل مرد اور عورت کے باہمی اختلاط کے ذریعے ایک مقررہ مدت تک کیلئے جاری ہے

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت میں سے پیدا کیا ہے'' (حوالہ الحجرات۔۱۳)۔ کیسے؟ فَلَمَّا تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِۦ ''پھر جب وہ اس بیوی کو ڈھانپ لیتا ہے تو وہ ہلکا سے حمل اٹھا لیتی ہے اور اسے لئے پھرتی ہے'' (حوالہ الاعراف۔۱۸۹)۔ انسان کی تخلیق کے تسلسل کے متعلق بتایا

خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٤﴾

''اس نے انسان کو ایک نطفے سے بنایا پھر لو! وہ صاف جھگڑالو ہے'' (النحل۔۴)

خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ (حوالہ الکہف۔۳۷)

فَإِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ

(اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ جی اٹھنے میں شک ہے) ''تو (دیکھو) ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا اور بعد ازاں نطفے سے'' (الحج۔۵)

وَٱللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ

''اور اللہ نے تمہیں مٹی سے بنایا، اور بعد ازاں ایک نطفے سے'' (حوالہ فاطر۔۱۱)

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ

''اسی اللہ نے تمہیں مٹی سے بنایا، بعد ازاں ایک نطفے سے'' (حوالہ غافر۔۶۷)

أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَـٰنُ أَنَّا خَلَقْنَـٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾

''اور کیا انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اسے ایک نطفے سے بنایا ہے، پھر لو! وہ صاف جھگڑالو ہے'' (یٰس ۔۷۷)۔

اس نطفے کی اہمیت اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے نسل انسانی کا تسلسل ہے

وَبَدَأَ خَلْقَ ٱلْإِنسَـٰنِ مِن طِينٍ ٥

''اور انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی'' (حوالہ السجدہ ۔۷)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُۥ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾

''بعد ازاں اس کی نسل کو کمزور اور حقیر پانی میں سے (نرمی، سہولت اور خفیہ طور پر نکالے ہوئے) جوہر (نطفہ) سے بنایا'' (السجدہ ۔۸)

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ ﴿٢٠﴾

''کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی میں سے نہیں بنایا؟'' (المرسلات ۔۲۰)

پہلے انسان کی تخلیق کیلئے استعمال میں لائی گئی مٹی کے متعلق بتایا تھا مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن طِينٍ اور جس نطفے سے انسان کی نسل چلائی وہ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ ہے۔ انسان کی تخلیق کیلئے استعمال میں لائی گئی مٹی کی خصوصیت طِينٍ لَّازِبٍ تھی ۔'لازب' کے بنیادی معنی کسی چیز کے قائم اور ثابت رہنے، جمے رہنے اور ساتھ لگے رہنے کے ہوتے ہیں، جو کسی کے ساتھ جم جائے، اس سے چمٹ جائے اور نسل انسان کی تخلیق اس سے کچھ مختلف نہیں ہے

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

''اور کیا وہ (چپکنے، چمٹنے والی) منی میں ایک نطفہ نہ تھا جو ٹپکائی جاتی ہے؟'' (القیامۃ ۔۳۷)

انسان کی ابتدائی تخلیق (آدم علیہ السلام) اور پھر نسل انسانی کی تخلیق کے حوالے سے استعمال کئے گئے الفاظ کی مماثلت پر توجہ رہے تو اندازہ ہوگا کہ دونوں کی خصوصیات اور اجزائے ترکیبی میں بنیادی مماثلت موجود ہے۔ نطفے کے متعلق ایک اہم پنہاں حقیقت یوں بتائی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾

''اور ہم نے یقیناً انسان کو مٹی کے نچوڑ (خلاصہ) سے بنایا

ثُمَّ جَعَلْنَـٰهُ نُطْفَةً فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾

''بعد ازاں (اس کی تخلیق کے عمل کے تسلسل، نسل کیلئے) اسے ایک جائے قرار پر قوی و راسخ نطفہ بنایا'' (المومنون ۱۲۔۱۳)۔

انسان کی نسل کو حقیر، کمزور پانی کے جوہر سے تخلیق کیے گئے نطفے سے بنایا گیا ہے۔ نطفہ مِن سُلَٰلَةٍ مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ کمزور اور حقیر پانی کے جوہر سے بننے پر مکمل، قوی اور راسخ نہیں ہوتا۔ مَّكِينٍ کا مادہ 'م ک ن' ہے اور تمکن واقتدار، قدرت واستطاعت کو کہتے ہیں۔ قوی، مضبوط، راسخ ہونا، طاقت کو کہتے ہیں۔ نطفوں کو تخلیق کے بعد ایک دوسرے مقام (**Epididymes**) پر منتقل کیا جاتا ہے جہاں وہ مکمل، قوی اور راسخ نطفے بنتے ہیں اور پھر یہاں سے اوپر کی جانب اٹھنے والی ایک لچھے دار ٹیوب (**vas deferns**) میں قَرَار پاتے ہیں جہاں بیضاء سے ملاپ کی قوت کو کھوئے بغیر کافی عرصہ کیلئے قیام کر سکتے ہیں۔ نطفوں کو پانی میں دھکا دیئے جانے سے قبل مرد کے جسم کے اندر ہی قَرَارٍ مَّكِينٍ توانا وراسخ بنا کر ایک مخصوص لچھے دار ٹیوب میں قرار دیا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں بیوی کی شرمگاہ کے اندر ٹپکائے جانے کیلئے مرد کے جسم کے اندر نطفوں کو پانی (منی) میں ''دھکا'' دیا جاتا ہے۔

## Human Sexuality

**The scrotum is a pouch that hangs below the penis and contains the two testes, which produce sperm** (the male sex cell responsible for fertilization) and are considered part of the internal genitalia. The testes also are the primary producers of testosterone (male sex hormone) in men. Inside the testes are about 1000 seminiferous tubules that manufacture and store the sperm. The scrotum can pull up closer to the body when the surrounding temperature is low and can drop farther away when the temperature is hot in order to keep the testes at an optimal, constant temperature somewhat lower than body temperature.

**After sperm are produced, they move out of the testes and into the epididymes, a long tube coiled against the testes, where the sperm are stored and mature**. The vas deferens **transports the sperm from the epididymes through the prostate, after which the vas deferens becomes the ejaculatory duct Here, fluids from the prostate and seminal vesicles (small sacs that hold semen) combine with the sperm to form semen, a thick, yellowish-white fluid. The average discharge of semen, called ejaculate, contains approximately 300 million sperm.** Microsoft ® Encarta ® 2006. © 1993-2005 Microsoft Corporation.

اس نطفے سے انسان کی تخلیق کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا

فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾

''ہاں! انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے بنایا گیا ہے؟''۔ اور پنہاں حقیقت کو یوں منکشف فرمایا

خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾

''اسے اس پانی میں دھکا دیئے ہوئے ایک سے بنایا گیا

يَخْرُجُ مِنۢ بَيْنِ ٱلصُّلْبِ وَٱلتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾

جو ریڑھ کے اور پسلیوں کے درمیان سے خارج ہوتا ہے'' (الطارق۔۵۔۷)

نطفے ایک مقام پر ہوتے ہیں جبکہ مادہ منویہ دوسری جگہ میں موجود ایک غدود (Prostate) اور تھیلیوں (sacs,seminal vesicles) میں سے خارج ہوتا ہے۔جس غدود (Prostate Gland) میں سے خارج ہونے والے پانی میں نطفے کو دھکا دیا جاتا ہے وہ اس مقام پر ہے جو ''صلب''یعنی ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کا درمیان بھی ہے اوران دونوں کا بھی۔

قرآنِ مجید نے انسان کی تخلیق کے متعلق نفیس ترین جزئیات کو بیان کیا ہے۔خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ ''اسے پانی میں دھکا دیئے ہوئے ایک سے بنایا گیا'' (الطارق۔٦)۔ یہ آیت مبارکہ متشابہات میں سے ہے جو ظاہر کا نہیں بلکہ پنہاں کا علم دیتی ہیں۔ پنہاں کا علم تشبیہ سے دیا جاتا ہے۔دَافِقٍ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اور قرآنِ مجید کی دوسری آیات میں واضح کیا گیا ہے کہ انسان کی پیدائش صرف واحد نطفے سے ہوتی ہے حالانکہ ''ٹپکائے جانے والے پانی، منی''میں نطفوں کی تعداد تیس کروڑ تک ہوتی ہے۔ دَافِقٍ کے بنیادی معنی کسی چیز کو آگے کی طرف دھکا دینا ہیں۔جس نطفے سے انسان پیدا ہوتا ہے اسے بھی ''دھکا'' دیا جاتا ہے کیونکہ اس میں اپنے آپ آگے کی طرف بڑھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی قَرَارٍ مَّكِينٍ ''ایک مخصوص تھیلی'' (Vas Deferens) سے نطفے کو اس ''پانی، منی'' میں دھکا دیا جاتا ہے جو ایک دوسرے مقام (Seminal Vesicle,Prostate) سے بہنا،''خارج'' ہونا شروع ہوتا ہے۔قرآنِ مجید'الفرقان' ہے، ہر شئے کو الگ الگ کرتا ہے۔اس آیت مبارکہ میں میڈیکل سائنس کے ماہرین کو مادہ منویہ (semen) اور بچہ پیدا کرنے والا واحد نطفہ دَافِقٍ آگے کی طرف دھکا دیا ہوا فاعل الگ کر کے بتایا گیا ہے۔سبحان اللہ۔ اللہ کے نازل کردہ کلام اور ظاہر اور پنہاں حقیقتوں میں کہیں تضاد نہیں۔

قرآنِ مجید نے چودہ سو سال قبل بتا دیا تھا کہ تخلیق ہونے والے انسان کی جنس کا تعین مرد کے نطفے سے ہوتا ہے۔

وَأَنَّهُۥ خَلَقَ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾

''اور یہ کہ وہی مذکر (نر) اور مئونث (مادہ) کی دو قسمیں تخلیق کرتا ہے'' کب اور کس سے؟

مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾

ایک نطفے سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے'' (سورۃ النجم۔۴۵۔۴۶)۔

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

'کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا اس مادہ منویہ میں جو ٹپکایا جاتا ہے؟'' (القیامۃ۔۳۷)

فَجَعَلَ مِنْهُ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰٓ ﴿٣٩﴾

''پھر اس ایک نطفے سے دو قسمیں نر اور مادہ بنا دیں'' (القیامۃ۔۳۹)

سبحان اللہ! اللہ رب العزت نے تو رحمت للعالمین ﷺ کے ذریعے ہمیں بتا دیا تھا کہ پیدا ہونے والے بچے کے مذکر اور مئونث ہونے کا سبب ایک نطفہ ہے جو ٹپکایا جاتا ہے۔ اور سب کو معلوم ہے کہ ٹپکائے جانے والا مادہ مرد کا ہوتا ہے۔ اور آج میڈیکل سائنس یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ پیدا ہونے والے بچے کے مذکر، مئونث ہونے کا سبب مرد کا نطفہ ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اکیسویں صدی میں بھی قرآنِ مجید اور علم سے دوری کی بناء پر ستم ظریفی ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونے پر اب بھی بیوی ہی کو موردِ الزام ٹھہرا دیا جاتا ہے۔

قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت، أَحۡسَنَ تَفۡسِيرًا ہے۔ ''تفسیر'' کا مادہ ''ف س ر'' ہے اور اس کے معنی واضح کرنا، چھپی ہوئی چیز کو کھول دینا (Breaking News) ہیں۔

أَيَحۡسَبُ ٱلۡإِنسَـٰنُ أَن يُتۡرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾

کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟

أَلَمۡ يَكُ نُطۡفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمۡنَىٰ ﴿٣٧﴾

''کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا اس مادہ منویہ میں جو ٹپکایا جاتا ہے؟'' (القیامۃ ۔۳۶۔۳۷)

قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ میں واضح کیا گیا ہے کہ انسان اس سارے مادہ منویہ (semen) سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس مادہ منویہ کا ایک معمولی سا حصہ ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید کتاب لاریب ہے۔ یہ صرف اور صرف علم اور حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ یہ کوئی ایسی بات بیان نہیں کرتا جس میں شک، گمان کا عنصر ہو۔ آج ہم جانتے ہیں کہ حقوق زوجیت کی منتہا پر خاوند کے جسم سے جو پانی بیوی کے اندر ٹپکتا ہے اس میں نطفوں (sperms) کی تعداد تیس کروڑ تک ہوتی ہے۔ اس تعداد میں سے لگ بھگ ایک ہزار اپنا سفر طے کرتے ہوئے عورت کے بیضا سے ملنے کے مقام پر پہنچ پاتے ہیں۔ اس ''پانچ منٹ کی دوڑ، آزمائش'' کے بعد ان ہزار میں سے صرف ایک نطفہ بیضا کے اندر داخل ہوتا (اس پر چھا جاتا) ہے۔ اور سورۃ الانسان کی آیت ۲ میں اس حقیقت کو بھی بتایا:

إِنَّا خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَـٰنَ مِن نُّطۡفَةٍ أَمۡشَاجٍ نَّبۡتَلِيهِ فَجَعَلۡنَـٰهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿٢﴾

''ہم نے انسان کو دوسری چیزوں سے باہم گر ملے ہوئے نطفے سے پیدا کیا، ہم اسے آزماتے ہیں اس لئے اسے سننے، دیکھنے والا بنایا ہے''

بتایا گیا کہ مادہ منویہ جس میں نطفے ہوتے ہیں صرف نطفوں پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ (أَمۡشَاجٍ) مختلف مائع اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کا اپنا کام ہے جیسے نطفے کو قوت (energy) مہیا کرنے کیلئے شوگر، دخول کے وقت تیزابیت سے بچاؤ، حرکت کیلئے معاون، پھسلنے والا ماحول پیدا کرنا، وغیرہ۔ قرآنِ مجید میں بیان کردہ یہ باتیں قریبی زمانے میں ہمارے مشاہدے میں آئی ہیں

حالانکہ یہ ہمارے علم میں بہت پہلے آجاتیں اگر ہم نے کتاب لاریب کو تھام لیا ہوتا کیونکہ اس نے تو ٹپکائے جانے والی چیز کو دیکھنے، غور و فکر کرنے کیلئے چودہ سو سال قبل کہا تھا۔ اول انسان کی تخلیق اور نسل انسانی کی تخلیق میں بظاہر ایک فرق دکھائی دیتا ہے کہ اس میں انسان بھی ایک کردار ادا کرتا ہے یعنی مادہ منویہ کو بیوی کے جسم کے اندر ٹپکانا جس میں وہ نطفہ موجود ہوتا ہے جس سے انسان (مرد یا عورت) نے پیدا ہونا ہوتا ہے۔ کوئی اس خام خیالی اور گمان میں نہ رہے کہ تخلیق میں شامل ہے اللہ تعالیٰ نے حقیقت کو یوں کھول دیا

نَحۡنُ خَلَقۡنَـٰكُمۡ فَلَوۡلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾

''یہ ہم ہیں جس نے تمہیں تخلیق کیا۔ پھر تم یہ حقیقت کیوں تسلیم نہیں کرتے؟

أَفَرَءَيۡتُم مَّا تُمۡنُونَ ﴿٥٨﴾

کیا تم اسے دیکھتے (غور کرتے) ہو جو تم ٹپکاتے ہو؟

ءَأَنتُمۡ تَخۡلُقُونَهُۥۤ أَمۡ نَحۡنُ ٱلۡخَـٰلِقُونَ ﴿٥٩﴾

''(بتاؤ) کیا تم اسے بناتے ہو یا ہم اسے بناتے ہیں؟'' (الواقعة ۵۷۔۵۹)

یارب! تو ہی خالق ہے۔ قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ اگرچہ نطفے کے مقام تخلیق اور جائے قرار سے دوسرے مقام سے خارج ہونے والے پانی میں دھکا بھی ہم نہیں دیتے لیکن یہ سوال نہیں پوچھا گیا کیونکہ آج انسان اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مرد یا نذکر جانور کے نطفے کو جائے قرار سے نکال کر مادہ کے بیضاء سے ملاپ (artificial insemination, In vitro fertilization) کرادے۔ لیکن انسان روزِ قیامت تک اپنا نطفہ تخلیق نہیں کرسکتا کیونکہ ''(بتاؤ) کیا تم اسے بناتے ہو یا ہم اسے بناتے ہیں؟''